eISSN: 2707-6229
pISSN: 2707-6210

CC BY

OPEN ACCESS

محمد جلال الدین نعمانی

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، گورنمنٹ گریجوایٹ کالج سمن آباد، فیصل آباد

فاطمہ جلال

لیکچرر، شعبہ اردو، یونیورسٹی آف ایجوکیشن، فیصل آباد کیمپس

Muhammad Jalal Ud Din Nomani
Associate Professor, Dept. of Urdu, Govt. Graduate College Samanabad, Faisalabad
Fatima Jalal
Lecturer, Dept. of Urdu, University of Education, Faisalabad Campus

اردو زبان کے مرکب افعال کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

ACritical Review of Collocation of Urdu Language

Abstract

Murakkab Afaal, known as collocation in English Grammar, is an important part of lexicography, often ignored by Urdu writers. Not even a single paragraph can be constructed without its sound knowledge. A noun collocated with different types of verbs varies its meaning and shade. Therefore, having knowledge of this basic and active component of Urdu language and literature is indispensable for students, writers and scholars. This article encompasses different aspects of Murakkab Afaal.

Key Words: Murakkab Afaal, Collocation, Urdu Lexicography, Dictionary, Molwi Abdul Haq, Rasheed Hassan Khan, Yagana

کلیدی الفاظ: مرکب افعال، اردو فرہنگ نویسی، لغت، مولوی عبد الحق، رشید حسن خان، یگانہ

فرہنگ نویسی زبان و ادب کی ترتیب و تنظیم اور ان کا معیار متعین کرنے کا بنیادی اور اہم ترین وسیلہ ہے۔ اسی کے ذریعے سے زبانیں اپنے بنیادی عناصر یعنی الفاظ کے مفہوم و معنی کے استقرار و استحکام کو ممکن بناتی ہیں اور دوام حاصل کرتی ہیں۔ کسی بھی زبان میں لکھی جانے والی فرہنگوں کو اپنے مقصد، موضوع اور دائرہ کار کے اعتبار سے مختلف قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. پہلی قسم ان فرہنگوں پر مشتمل ہے جن کا مقصد عام افراد کی دلچسپی اور عمومی ضرورت کے الفاظ و تراکیب کے معانی و مفہوم کی وضاحت کرنا ہے۔
2. دوسری قسم کا تعلق اُن فرہنگوں سے ہے جن کا دائرہ کار نسبتاً وسیع ہوتا ہے اور مشمولہ الفاظ و تراکیب کے انتخاب میں عمومی و خصوصی ہر دو اقسام کی ضرورت کا لحاظ کیا جاتا ہے۔
3. تیسری قسم میں وہ فرہنگیں شامل ہیں جو مخصوص موضوعات اور مختلف علوم و فنون مثلاً معاشیات، عمرانیات، سیاسیات، قانون، مذہب، ادب اور طب وغیرہ کی اصطلاحات کا احاطہ کرتی ہیں۔

فرہنگ نویسی کے حوالے سے وہ فرہنگیں بھی قابلِ ذکر ہیں جن میں کسی زبان کے اہم شعرا کی لفظیات کا سیاق و سباق کی بنیاد پر مفہوم متعین کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اردو میں رشید حسن خاں کی مرتب کردہ گلزارِ نسیم، سحر البیان اور کلاسکی ادب کی فرہنگ کے علاوہ مشفق خواجہ کی مدون کردہ "کلیاتِ یگانہ" میں مشمولہ فرہنگ خصوصی اہمیت کی حامل ہے۔ اس قسم کی فرہنگوں میں کسی کتاب کے متن کو بنیاد بنایا جاتا ہے اور اس میں شامل اصطلاحات یا مشکل الفاظ و محاورات کی تشریح کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر گیان چند اپنی کتاب "تحقیق کا فن" میں فرہنگ کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عام معنی لغت کے ہیں لیکن تدوینِ متن میں کسی متن کے بعد اس کے اصطلاحی، مشکل، خصوصی معنی والے الفاظ یا عربی وغیرہ کے فقرے دے کر ان کے معنی لکھنا۔"(۱)

کوئی آسان اور قابلِ فہم لفظ یا محاورہ اگر عام استعمال سے ہٹ کر استعمال کیا گیا ہے تو اسے بھی فرہنگ میں جگہ دی جاتی ہے۔ تمام اندراجات لغوی، یعنی الف بائی ترتیب سے دیے جاتے ہیں۔ کسی زبان کے محاورات، تلمیحات اور ضرب الامثال کو بنیاد بنا کر لکھی جانے والی فرہنگیں بھی اُس زبان کی توسیع اور زبان کے ان پہلوؤں سے متعلق مواد کو محفوظ کرنے کا اہم ذریعہ ہیں جن کے وسیلے سے ہم کسی زبان کی صرفی و نحوی ساختوں کا مکمل علم حاصل کر سکتے ہیں اور اسے بحفاظت آئندہ نسلوں تک منتقل کر سکتے ہیں۔ محاورات، تلمیحات اور ضرب الامثال کی طرح مرکب افعال کی فرہنگ بھی وقت کی اہم ضرورت تھی۔ اس کی ضرورت و اہمیت کا اندازہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کی اس عبارت سے کیا جا سکتا ہے جس میں وہ فرماتے ہیں:

"اردو گرامر میں جو چیز سب سے زیادہ پیچیدہ، سب سے زیادہ مشکل اور اس لحاظ سے جس کا تجزیہ سب سے زیادہ دلچسپ ہے، وہ افعال ہیں؛ اور افعال میں بھی امدادی افعال اور مرکب افعال۔ میں انھیں اردو گرامر کی اصل بنیاد کہتا ہوں۔"(۲)

مرکب افعال اردو زبان کا حسن ہیں جو معانی کی رنگارنگی اور بوقلمونی کی دلکش مثالیں پیش کرتے ہیں۔ مثلاً:

'دل بھرنا'　　　یعنی خوب سیر ہو جانا

اور

'دل بھر آنا'　　　یعنی غمگین اور غم زدہ ہو کر آنکھوں میں آنسو آ جانا

اِس مثال میں لفظ کی سطح پر 'بھرنا' اور 'بھر آنا' کے معمولی سے فرق نے معانی کی سطح پر غیر معمولی فرق پیدا کر دیا ہے۔ اسی طرح ایک اور مثال:

'دل مرنا' کے معنی 'دل بجھ جانا' اور 'مایوسی و افسردگی کی انتہا ہونا' کے ہیں۔ بہ قول جرأت:

اسے چھوڑ کر تو اگر جائے گا
یہ دل مفت میں مر جائے گا(۳)

لیکن 'دل مارنا' میں نفس کشی اور صبر و رضا کے معنی پائے جاتے ہیں۔ میر کا یہ شعر ملاحظہ ہو:

آرزوئیں ہزار رکھتے ہیں
تو بھی ہم دل کو مار رکھتے ہیں(۴)

لفظ کی سطح پر معمولی نظر آنے والا فرق معنیاتی سطح پر غیر معمولی کیوں کر ہو جاتا ہے یہ مرکب افعال کا وہ پراسرار پہلو ہے جس کی عقدہ کشائی کے بغیر تحقیق کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

مرکب افعال کے شماریاتی جائزے اور ان کی ساخت پر غور کرنے سے صاف نظر آتا ہے کہ مرکب افعال میں معانی کی یہ نیرنگی بڑی حد تک امدادی افعال کی مرہونِ منت ہے۔ یہاں یہ نکتہ اٹھایا جا سکتا ہے کہ امدادی افعال کا موضوع اردو قواعد کا ایک الگ باب ہے، اسے مرکب افعال سے علاحدہ رکھا جائے۔ اس میں کلام نہیں کہ امدادی افعال کا موضوع بذاتِ خود بہت زیادہ تفصیل کا متقاضی ہے لیکن اسے ہم مرکب افعال سے جدا نہیں کر سکتے، اردو کے بے شمار مرکب افعال، امدادی افعال ہی سے مل کر وجود میں آئے ہیں۔

بات بنانا، بات اُٹھا رکھنا، بات آ پڑنا، آن پڑنا، بات آگے آنا، بات آنا، بات باقی رہنا، بات بنا لینا، بات بن آنا، بات بن پڑنا، بات پر جانا، بات پرائی ہونا، بات پکی کرنا، بات پوری کرنا، بات پی جانا، بات جا پڑنا، بات جانا، بات دینا، بات رکھ لینا، بات رہ جانا، بات کرنا، بات (کو) پانا، بات لکھ رکھنا، بات ہونا، باتیں آنا، باج دینا، بار آنا، بار پڑنا، باڑ پڑنا، باس دینا، بال آنا، بچن دینا، بخار اٹھنا، بخار نکالنا، بر آنا، بر لانا، برا چاہنا، برکت دینا، بِروگ لینا، بزم جمانا، بس میں آنا، بسم اللہ کرنا، بل آنا، بل پڑنا، بلند کرنا، بن آنا، بن پڑنا، بِناڈالنا، بنا رکھنا، بنیاد پڑنا، بنیاد ڈالنا، بنیاد رکھنا، بُو پانا، بُو جانا، بُو نکلنا، بوجھ پڑنا، بوچھاڑ کرنا، بول اُٹھنا، بول پڑنا، بہار آنا، بیان دینا، بیچ پڑنا، بیدار کرنا، بیدار ہونا، بیر پڑنا، بیر لینا، بیر نکالنا، بیعت کرنا، بیعت لینا، بیمار پڑنا، بھاپ بننا، بھاپ نکالنا، بھاری ہونا، بھاگ لگانا، بھاگ لگنا، بھاو کرنا، بھاو گرم ہونا، بھاو نکلنا، بھرم بنانا، بھرم جانا، بھرم رکھنا، بھرم رہنا، بھَڑک جانا، بھڑک اٹھنا، بھسم کرنا، بھسم ہونا، بھلا چاہنا، بھلا کہنا، بھلا لگنا، بھلا ہونا، بھوک کھنچنا، بھوک لگنا، بھول آنا، بھول جانا، بھید دینا، بھیڑ پڑنا، بھینٹ لینا۔

امدادی افعال کا موضوع اگرچہ اپنے پھیلاو کے سبب بڑی وسعت کا حامل ہے لیکن امدادی افعال کو بہ ہر حال مرکب افعال کے جزوِ ترکیبی کی حیثیت حاصل ہے۔ اسی لیے بابائے اردو مولوی عبد الحق نے مرکب افعال کے وجود میں آنے کے جو طریقے بیان کیے ہیں اُن میں پہلا طریقہ امدادی افعال کا ہی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

> "مرکب افعال دو طرح سے بنتے ہیں:
> ۱۔ دوسرے افعال کی مدد سے جنھیں افعال امدادی کہتے ہیں۔
> ۲۔ افعال کو اسما یا صفات کے ساتھ ترکیب دینے سے۔" (۵)

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ بھی امدادی افعال کو مرکب افعال کا جزوِ ترکیبی مانتے ہیں۔ وہ اس کی تشریح روایتی گرامر کے اصولوں کے مطابق کرنے کے بجائے ساختی لسانیات (Structural Linguistics) کی رو سے کرتے ہوئے اپنی کتاب "اردو زبان اور لسانیات" میں رقم طراز ہیں:

> "فعل کا پہلا جزو یعنی اصل فعل ہی بنیادی چیز ہے۔ یہ اکثر و بیش تر جملوں میں جوں کا توں قائم رہتا ہے جبکہ دوسرا جزو یعنی امدادی فعل لازماً تعداد، جنس، زمانے اور حالت کا اثر قبول کرتا ہے۔" (۶)

ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی نے بھی مرکب افعال کی جو مختلف صورتیں بیان کی ہیں اُن میں پہلی صورت امدادی افعال کے ساتھ بننے والے مرکب افعال ہی کی ہے۔ (۷) ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی امدادی فعل کی اہمیت کے قائل ہیں لیکن مولوی عبد الحق کے بعد مرکب افعال میں امدادی فعل کی اہمیت اور حیثیت کو اگر کسی نے پہچانا ہے تو وہ گوپی چند نارنگ ہیں۔ ان کے مطابق:

> "افعال کی گوناگوں صورتوں کی وجہ سے اردو کا معنوی مرتبہ بہت بلند ہے اور انھیں کی بدولت اردو میں زمانے اور حالت کے نازک سے نازک فرق کو نہایت صحت کے ساتھ پیش کیا جا سکتا ہے۔" (۸)

مرکب افعال کے معنیاتی تنوع میں جہاں امدادی افعال کی بو قلمونی کو دخل ہے وہاں امدادی افعال کا حسن اس امر میں پوشیدہ ہے کہ امدادی افعال اصل فعل کو نقصان پہنچائے بغیر اس کے معانی میں ایسی تبدیلی کر دیتے ہیں کہ اردو کے مزاج آشناہی اس کی لطافت ونزاکت کو محسوس کر سکتے ہیں، مثلاً:

☆میں اسے رکنے کا کہہ بیٹھا ہوں۔(یعنی بغیر سوچے سمجھے کہہ تو دیا لیکن اب پچھتا رہا ہوں کہ اُسے کیوں روکا۔)

☆میں چاہتا ہوں کہ مجھ پر بھی کوئی حرف نہ آئے اور تمھاری بھی بات رہ جائے۔

اس جملے میں 'حرف آنا' اور 'بات رہنا' یا 'بات رہ جانا' دو مرکب افعال استعمال ہوئے ہیں۔'آنا' کے لغوی معنی کسی جگہ پہنچنا، اور 'جانا' کے لغوی معنی "کسی جگہ سے روانہ ہونا" کے ہیں لیکن یہاں 'حرف' کے ساتھ 'آنا' کے لفظ اور 'بات' کے ساتھ 'رہنا' یا 'رہ جانا' کے الفاظ نے جملے میں ایسی معنویت پیدا کر دی ہے کہ جس کے بیان کے لیے بہت سے جملے بھی شاید ناکافی رہیں۔

صرف ایک اسم 'بات' کے ساتھ مختلف امدادی افعال لگنے سے معانی کی جو قوس قزح تشکیل پاتی ہے وہ ذیل کے اشعار میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے:

بات اُٹھا رکھنا: کسی معاملے کو دوسرے وقت پر ڈال دینا، کسی امر کو معرض التوا میں ڈال دینا۔

وصل ہو جائے یہیں، حشر میں کیا رکھا ہے
آج کی بات کو کیوں کل پہ اٹھا رکھا ہے (۹)

بات آپڑنا: اتفاقی ذکر نکل آنا۔

مقطع میں آ پڑی ہے سخن گسترانہ بات
مقصود اس سے قطع محبت نہیں مجھے(۱۰)

بات آنا: الزام آنا۔

"کتاب۔۔۔غلط ہو جائے گی اور مطبع پر بات آئے گی"۔ (۱۱)

بات ماننا: ا۔ مشورہ یا نصیحت قبول کرنا، کہے میں آنا، بہکائے میں آنا۔

یہ ترک راہ و رسم وفا کا سبب ہوا
ناصح کی بات پر جو گئے ہم غضب ہوا(۱۲)

۲۔ مطلب سمجھنا، مفہوم لینا۔

شکوہ جور مری عرض کرم کو جانا
آہ کس با ت پہ وہ شوخ ستمگار گیا(۱۳)

بات جانا: ا۔ وقار باقی نہ رہنا، ساکھ یا بھرم ختم ہو جانا۔

ہم ہی تو اس زمانے میں حیرت سے چپ نہیں
اب بات جا چکی ہے سبھی کائنات کی(۱۴)

۲۔ ماحول یا حالات بدل جانا، وقت نکل جانا۔

گو کہ آتش زبان تھے آگے میر
اب کی کہیے گئی وہ تب کی بات(۱۵)

بات رہ جانا/رہنا: ۱۔ تذکرہ باقی رہنا، یاد باقی رہنا۔

ایک دن ہم نہ ہوں گے دنیا میں
اور رہ جائے گی ہماری بات[۱۶]

۲۔ (گفتگو کا) ناتمام رہنا، موقع نہ ملنا، کامیابی نہ ہونا۔

کیا جلد وصل یار کی کم رات رہ گئی
جو بات چاہتے تھے وہی بات رہ گئی[۱۷]

۳۔ الزام یا شکوہ باقی رہنا۔

وعدہ پہ تم نہ آئے تو کچھ ہم نہ مر گئے
کہنے کو بات رہ گئی اور دن گذر گئے[۱۸]

بات ہونا: ذکر چلنا، گفتگو ہونا۔

مت پوچھ حال اپنے تو بیمار عشق کا
ہونے لگی اب اس کے تو گور و کفن کی بات[۱۹]

انگریزی کے امدادی افعال کے برعکس اردو کے امدادی افعال صرف انجام دیے جانے والے کام کے زمانے کا تعین ہی نہیں کرتے بل کہ بہ قول ڈاکٹر مولوی عبدالحق:

> "امدادی افعال کی مدد سے بے شمار لطیف اور نازک معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ اردو زبان میں امدادی افعال نے بڑی وسعت و نزاکت پیدا کر دی ہے۔ اکثر اوقات امدای افعال سے معنی میں جو فرق پیدا ہو جاتا ہے وہ بہت نازک اور پر لطف ہوتا ہے۔" [۲۰]

جہاں تک مرکب افعال کی اقسام کا تعلق ہے اردو قواعد کی مشہور کتب میں اس کی مختلف اقسام کا تذکرہ ملتا ہے۔ ڈاکٹر شوکت سبزواری نے اپنی کتاب 'اردو زبان کا ارتقا' میں مرکب افعال کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

> "مرکب مادے دو طرح کے ہیں۔ اسم اور مصدر سے ترکیب پائے ہوئے جیسے معاف کرنا، اجازت دینا وغیرہ اور دو اولی مصادر سے بنائے ہوئے"۔[۲۱]

تاہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے پیش نظر اردو زبان کے قواعد بیان کرنا نہیں تھا بل کہ اُن کا مقصد اردو کے حوالے سے اپنی لسانی تحقیقات پیش کرنا تھا۔ اس لیے انھوں نے اولی مصادر سے بننے والے مرکب مادوں کی جو دو قسمیں بیان کی ہیں۔ اُن میں ایک تو وہی معروف قسم ہے کہ دونوں فعل ترکیب پا کر بھی جدا جدا رہیں اور مخلوط نہ ہونے پائیں جیسے گر پڑنا، اتر جانا، نکل چلنا، کر دینا، اور اٹھ سکنا وغیرہ

دوسری قسم وہ ہے جس میں دونوں فعل مخلوط ہو کر گھل مل جائیں جیسے: چمکنا (چم + کر)، جھلکنا (جھل + کر)، دھمکنا (دھم + کر)، ٹپکنا (ٹپ + کر) اور دھڑکنا (دھڑ + کر) وغیرہ۔ یہ مصادر سنسکرت مادے کی ترکیب سے بنے ہیں۔

شوکت سبزواری نے یہاں مرکب افعال کی جس قسم کا ذکر کیا ہے اور اس کی جو مثالیں پیش کی ہیں وہ ان کی لسانی نکتہ سنجی اور دقت نظر کی مظہر ہیں اس سے ہمیں اردو کے ایسے متعدد افعال کی ساخت اور اُن کے مادوں کا پتا چلتا ہے جنھیں قواعد کی دیگر کتب میں بالعموم ایک ہی فعل شمار کیا جاتا ہے۔ شوکت سبزواری نے سنسکرت مادوں کی ترکیب سے مل کر وجود میں آنے والے جن مرکب

افعال کا ذکر کیا ہے وہ اپنی اصل اور ساخت کے اعتبار سے مرکب افعال ضرور ہیں لیکن ایک طویل عرصے سے ان افعال کو اس تواتر کے ساتھ لکھا اور بولا جاتا رہا ہے کہ ان کا مرکب ہونا عمیق لسانی تحقیق کے بغیر معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لیے ہم اُن کی دقیق النظری کے معترف ضرور ہیں لیکن دھڑکنا، کھٹکنا، دھمکنا اور چمکنا جیسے الفاظ کو معروف معنوں میں مرکب فعل قرار نہیں دے سکتے۔ اردو کے معروف انگریز قواعد دان اور ماہر لسانیات ڈاکٹر گل کرسٹ کے "رسالہ گلکرسٹ" میں بھی اس قبیل کے افعال جیسے دبکنا، لچکنا، سرکنا، اٹکنا کو سادہ افعال ہی قرار دیا ہے۔ اگر وہ انھیں مرکب فعل سمجھتے تو آگے چل کر جہاں انھوں نے فعل کی مختلف اقسام کا ذکر کرتے ہوئے مرکب افعال کا ذکر کیا ہے وہاں ان افعال کا بھی ذکر موجود ہوتا لیکن انھوں نے ایسا نہیں کیا۔ لہٰذا ڈاکٹر شوکت سبزواری نے مرکب افعال کی جس دوسری قسم کا ذکر کیا ہے اس سے ان افعال کے سنسکرت مادوں کی تحقیق میں ڈاکٹر شوکت سبزواری کے وسیع و عمیق مطالعے کا اظہار تو ہوتا ہے لیکن اردو میں انھیں کبھی مرکب فعل شمار نہیں کیا گیا۔

ڈاکٹر گل کرسٹ نے اردو زبان کے قواعد سے متعلق اپنی مشہور کتاب "قواعد زبان اردو" میں مرکب افعال کی دو "انواع" کا ذکر کیا ہے:

> "نوع اول: یہ کہ ایک جزو اسم ہووے اور دوسرا فعل، جیسا: 'غوطہ مارنا'، 'غوطہ کھانا'، 'فکر کرنا'، 'شرط کرنا'، 'رخصت کرنا'، 'موٹا کرنا'۔
>
> نوع دوسری یہ کہ دونوں جزو فعل ہوویں۔ پس اس نوع کا طریق اصلی یہ ہے کہ جزو اول واحد ہو، جیسا: 'مار ڈالنا'، 'دے ڈالنا'، 'کھا جانا'، 'گھبرا جانا'، 'بول جانا'، 'ہو سکنا'، 'کاٹ ڈالنا'، کبھی جزو اول صیغہ ماضی ہوتا ہے مثلاً 'چلا جانا'، 'جایا چاہنا'، 'مارا چاہنا'، 'ناچا کرنا'، اور کبھی جزو اول اسم حالیہ، جیسا: 'بولتا جانا'، 'بولتے رہنا'، 'پیتا رہنا'، 'پیتے رہنا'، 'جاتا رہنا'، 'جاتے رہنا' اور کبھی جزو اول مصدر، جیسا: 'بولنے لگنا'، 'آنے پانا'، 'جانے دینا'۔ (۲۲)

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اپنے خاص ساختیاتی نقطہ نظر سے مرکب افعال کا تجزیہ کرتے ہوئے اپنے نتائج فکر بیان کرنے سے پیش تر لکھتے ہیں:

> "یہ بات خاطر نشان رہنی چاہیے کہ زبان کی بحث میں ساخت مقدم ہے، معنی کی سطح ساخت کی سطح کے بعد آتی ہے۔" (۲۳)

اس بیان کے بعد وہ جو نتائج فکر پیش کرتے ہیں صرف ایک نکتے کے اضافے کے ساتھ وہ تمام کے تمام وہی ہیں جن کا ذکر ڈاکٹر دگل کرسٹ اجمالی طور پر تقریباً ڈیڑھ سو سال قبل کر چکے تھے۔

ڈاکٹر گل کرسٹ نے مرکب افعال کی دوسری نوع کا ذکر کرتے ہوئے پہلا نقطہ یہ بیان کیا ہے کہ "جزوِ اول امر واحد ہو" (۲۴) اس بیان کی انھوں نے یہ مثالیں پیش کی ہیں:

"مار ڈالنا'، 'دے ڈالنا'، 'کھا جانا'، 'گھبرا جانا'، 'ہو سکنا' وغیرہ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے اس نکتے کو 'مادہ فعل سے مل کر بننے والے مرکب افعال' (۲۵) کا نام دیا ہے۔ جب کہ مثالیں کم و بیش اسی طرح کی ہیں مثلاً

> 'بول چکنا'، 'کر سکنا'، 'سن سکنا'، 'کاٹ ڈالنا'، 'مار ڈالنا'، 'لے جانا'، 'ٹوٹ جانا'، 'بکھر جانا' وغیرہ۔ (۲۶)

ڈاکٹر گل کرسٹ نے دوسرا نکتہ یہ بیان کیا ہے کہ

> "جزو اول کبھی صیغہ ماضی ہوتا ہے۔ مثلاً: 'چلا جانا'، 'مارا چاہنا'، 'ناچا کرنا'"۔ (۲۷)

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ نے انھیں تیسرے نمبر پر ”ماضی مطلق سے مل کر بننے والے امدادی افعال“ قرار دیا ہے۔ رسالہ گل کرسٹ میں بیان کردہ مثالوں کی طرح یہاں بھی پہلا فعل ماضی مطلق سے تعلق رکھتا ہے مثلاً ”بولا کرنا، روئے جانا، کہا کرنا، مارا کرنا“ وغیرہ۔[۲۸]

رسالہ گل کرسٹ کے تیسرے نکتے میں جزوِاول کو 'اسم حالیہ' کہا گیا ہے۔ جب کہ گوپی چند نارنگ نے اس نکتے کو ”حال مطلق سے مل کر بننے والے مرکب افعال“ کا عنوان دیا ہے۔ لیکن مثالوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ڈاکٹر گل کرسٹ کا 'اسم حالیہ' اور ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کا 'حال مطلق' ایک ہی شے کے دو نام ہیں:

☆ ڈاکٹر گل کرسٹ: ”بولتے جانا، پیتے رہنا، جاتے رہنا“ وغیرہ۔[۳۰]

☆ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ: ”بولتے رہنا، کھاتے جانا، لکھتے رہنا“ وغیرہ۔[۳۱]

ڈاکٹر گل کرسٹ نے چوتھے نکتے میں مرکب فعل کے جز واول کو 'مصدر' قرار دیا ہے اور ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کا چوتھا نکتہ بھی 'مصدر سے مل کر بننے والے مرکب افعال' کے بارے میں ہے۔ مثالوں کی یکسانیت ملاحظہ ہو:

☆ ڈاکٹر گل کرسٹ: بولنے لگنا، آنے پانا، جانے پانا۔[۳۲]

☆ ڈاکٹر گوپی چند نارنگ: بولنے لگنا، ملنے پانا، جانے دینا۔[۳۳]

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کے ڈاکٹر گل کرسٹ کے بیان کردہ نکات میں جس ایک نکتے کا اضافہ کیا وہ ہے 'مضارع سے مل کر بننے والے مرکب افعال' انھوں نے اس نکتے کی وضاحت کے لیے یہ مثالیں تحریر کی ہیں:

کہے جانا، بکے جانا، روئے جانا۔[۳۴]

ڈاکٹر گل کرسٹ نے مرکب افعال کی 'نوع اول' کا ذکر کرتے ہوئے اسے اسم اور فعل کی ترکیب قرار دیا ہے یعنی جس کا ایک جز واسم اور دوسرا فعل ہو۔ جیسے: 'غوطہ مارنا'، 'غوطہ کھانا'، 'فکر کرنا'، 'شرط کرنا'، 'رخصت کرنا'، 'موٹا کرنا'۔[۳۵]

> ”ان گرامروں کا یہ پہلو دلچسپی سے خالی نہیں کہ ایک طرف تو تین فعل والے فعل کو سادہ فعل کہا جاتا ہے اور دوسری طرف ایک فعل والے فعل کو یعنی 'کوشش کرنا' کو فعل مرکب کے تحت درج کیا جاتا ہے“۔[۳۶]

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ کے اس بیان کی بنیاد اُن کا درج ذیل تجزیہ ہے:

اُس نے کوشش کی	س+ف	فعل مرکب
میں نے اُسے سمجھا دیا ہے	ف+ف+ف	فعل مرکب
وہ چائے پی رہا ہے	ف+ف+ف	فعل [۳۷]

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ آخری جملے میں تین افعال ہونے کے باوجود اسے آپ ہی سادہ فعل قرار دیتے ہیں اور آپ ہی اس (پی + رہا + ہے) تضاد کا ذمے دار اردو کی 'روایتی گرامروں' کو ٹھہراتے ہیں۔ اس تجزیے میں وہ 'پی رہا ہے' سے پہلے موجود اسم کو یک سر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ تجزیہ غلط ہونے سے نتیجہ بھی غلط ہی بر آمد ہونا تھا لہٰذا اُن کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ 'وہ چائے پی رہا ہے' میں صرف تین فعل ہی ہیں۔ اس میں ان افعال سے پہلے ایک اسم بھی ہے۔ لہٰذا 'چائے پینا' ایسا ہی مرکب فعل ہے جیسا 'ناشتہ کرنا'، 'کوشش کرنا'، یا 'صبح کرنا' اور 'شام کرنا' وغیرہ۔

☆ رات کو رو رو صبح کیا یا دن کو جوں توں شام کیا ہے [۳۸]

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ اپنے اس تجزیے کے نتیجے میں اسم اور فعل کے مرکب کو 'مرکب فعل' ماننے کے لیے تیار نہیں چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

> "واقعہ یہ ہے کہ کوشش کرنا، شروع کرنا، یقین کرنا، بات کرنا وغیرہ اسمیہ فعل (Nominal Verb) ہیں"۔ [۳۹]

جب کہ اُن کے ایک ممدوح مرزا خلیل احمد بیگ نے اپنی کتاب 'اردو زبان کی تاریخ' میں مرکب فعل بنانے کی جو صورتیں بتائی ہیں اُن میں 'فعل کے ساتھ فعل' کے علاوہ اسما اور صفات کے ساتھ فعل کی ترکیب بھی شامل ہے۔ [۴۰]

برج موہن دتاتریہ کیفی نے مرکب افعال کا ذکر دو مختلف عنوانات کے تحت کیا ہے، اول: مرکب مصدر، دوم: مخصوص افعال۔ کیفیہ کے ساتویں باب 'مصدر' میں 'مرکب مصدر' کے عنوان کے تحت وہ لکھتے ہیں:

> "ہونا اور کرنا' اردو میں نہایت امتیازی وقعت رکھتے ہیں مرکب مصدر زیادہ انھی کی امداد سے بنتے ہیں۔ جیسے خفا ہونا، کھنڈت ہونا، فیل ہونا، غور کرنا، بھجن کرنا، ایکٹ کرنا وغیرہ"۔ [۴۱]

کیفی نے آگے چل کر آٹھویں باب 'فعل' میں 'مخصوص افعال' کے مفہوم میں ایک جملے کا اضافہ کیا ہے: "بعض خاص اسموں کے ساتھ خاص اور مقررہ فعل ہی استعمال کرنے سے پیدا ہوتے ہیں"۔ [۴۲] اس سلسلے میں وہ جو مثالیں پیش کرتے ہیں اُن کی ساخت 'مرکب مصدر' کے عنوان کے تحت پیش کردہ مثالوں سے مختلف نہیں، مثالیں ملاحظہ ہوں:

> "گالی دینا، دعا دینا، موتی بیندھنا، چوٹ کھانا، گالی کھانا، سپنا دیکھنا، امتحان لینا، حاضری لینا، گولی چلنا، نکسیر پھوٹنا، چٹکی بھرنا، ہنسی چھوٹنا، ہنڈیا پھوٹنا، جُگ لوٹنا، برات چڑھنا، رشک آنا، حسد ہونا، آہ بھرنا، نماز پڑھنا، ہنسی اڑانا، کینہ رکھنا، ہامی بھرنا، ناز اٹھانا، برداشت کرنا، نام رکھنا، فراٹے بھرنا، قلم توڑنا"۔ [۴۳]

ان مثالوں سے جہاں یہ واضح ہوتا ہے کہ برج موہن دتاتریہ کیفی مرکب فعل کو اسم اور فعل کا مجموعہ سمجھتے تھے وہاں یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ مرکب افعال کے بارے میں اُن کا تصور کچھ زیادہ واضح نہیں تھا ورنہ ایک جیسی مثالوں کو دو مختلف نام دینے کی کیا ضرورت تھی! تاہم اُن کا یہ کہنا صحیح ہے کہ بہت سے مفاہیم ایسے ہیں جو بعض مخصوص اسما کے ساتھ بعض مخصوص افعال کے استعمال کرنے سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔

مرکب افعال پر سب سے مفصل بحث ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے کی ہے۔ انھوں نے بہت دقتِ نظر سے کام لیتے ہوئے مرکب افعال کی مختلف صورتوں کا ذکر کیا ہے۔ مرکب افعال کو لسانی بنیادوں پر تقسیم کر کے افعالِ مرکب کی بحث میں نئی جہات کا اضافہ کیا ہے۔

مرکب افعال کی پہلی قسم امدادی افعال سے مل کر وجود میں آنے والے مرکب افعال ہیں۔ سادہ فعل اور امدادی فعل کے امتزاج سے بننے والے مرکب افعال کا ذکر یوں تو سبھی قواعد دانوں نے کیا ہے لیکن ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے انھیں جن دو مزید اقسام میں تقسیم کیا ہے وہ ان کی ندرت فکر کا غماز ہے۔

پہلی قسم میں وہ مرکب افعال شامل ہیں جن میں بنیادی فعل اور امدادی فعل دونوں پراکرتی الاصل ہوں۔

دوسری قسم کا تعلق ان مرکب افعال سے ہے جن میں بنیادی افعال فارسی افعال سے مشتق ہوں اور امدادی افعال پراکرتی ہوں۔ [۴۴]

ڈاکٹر ابو للیث صدیقی نے مرکب افعال کی دوسری قسم اُن افعال کو قرار دیا ہے جن میں کسی فعل کو دوسرے مترادف، قریب المعنی یا ہم آواز فعل سے مرکب کرتے ہیں یہ فرق معنی میں زور پیدا کر دیتا ہے۔ مثلاً:

"اس کام کی دیکھ بھال کرو، سوچو سمجھو، آگے بڑھے چلو وغیرہ۔"(۴۵)

ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کے نزدیک مرکب افعال کی تیسری قسم اسما اور صفات کی ترکیب سے وجود میں آنے والے مرکب افعال ہیں۔(۴۶)

انھوں نے اسم یا صفت اور فعل کی ترکیب سے بننے والے مرکب افعال کی متعدد صورتوں کی ذکر کیا ہے۔

(۱)　　ایسے مرکب افعال جن میں فعل کے علاوہ اسم یا صفت بھی پراکرتی الاصل ہوں۔(۴۷)

(الف) اس ضمن میں ڈاکٹر موصوف نے ملا وجہی کی 'سب رس' سے اسما اور افعال کے امتزاج کی جو مثالیں پیش کی ہیں وہ ملاحظہ ہوں:

"بات کھولنا، پرکٹ کرنا، جیو لگنا، باٹ پانا، چلنت چلنا، برا جاننا، بھلا جاننا، مول پانا، جیو دینا، کام لگنا، چھتر چھانا، اجالا پڑنا، دم مارنا، وبال پڑنا، بھار دھرنا، چپ رہنا"۔(۴۸)

'آنکھ' اور 'کان' اور 'منہ' کے ساتھ مختلف افعال سے معانی کو جو تنوع پیدا ہوتا ہے اس نے اردو زبان کو نازک سے نازک مضمون ادا کرنے کے قابل بنا دیا ہے۔ ذیل میں ابو اللیث صدیقی ہی کے منتخب کردہ چند مرکبات پیش کیے جاتے ہیں:

"آنکھ آنا (آشوب چشم میں مبتلا ہونا)، آنکھ ڈالنا (توجہ کرنا، مائل ہونا)، آنکھ پڑنا (اتفاقاً نظر آ جانا)، آنکھ مارنا (عشق و عاشقی کا اشارہ کرنا)، آنکھ لگانا (عشق کرنا)، آنکھ دکھانا (سرزنش اور تنبیہ کرنا)، آنکھ بند ہونا (موت آ جانا)، آنکھ کھلنا (بیدار ہو جانا)، آنکھ لگنا (نیند آ جانا نیز عشق میں مبتلا ہو جانا)، آنکھ چرانا (شرمندہ ہونا)، آنکھ ملانا (دوچار ہونا)، آنکھ پھیر لینا (بے رخی اختیار کرنا)، کان بھرنا (کسی کی غیبت کرنا)، کان پکنا (کسی بات کو سنتے سنتے تنگ آ جانا)، کان پکڑنا (توبہ کرنا، عہد کرنا کسی کام کے نہ کرنے کا)، کان دھرنا (غور سے سماعت کرنا)، کان لگانا (غور اور توجہ سے سننا)، کان نہ ہلانا (مکمل اطاعت کرنا)"(۴۹)

(ب) پراکرتی الاصل صفات اور پراکرتی افعال کی کچھ مثالیں:

"اچھا ہونا (صحت پانا)، اچھا کرنا (علاج کرنا)، اچھا ہونا (بہ خیریت ہونا)، تیز ہونا (کسی آلے یا دھار کا)، تیز ہونا (کھانے میں کسی مصالحہ، مرچ، نمک وغیرہ کا)، تیز ہونا (ناراض ہونا)، تیز ہونا (زبان اور گفتگو یا مزاج کا)، تیز ہونا (چڑھنا کسی شے کی قیمت یا بھاؤ کا)، تیز کرنا (چراغ کی لو یا شعلہ کا)"۔(۵۰)

(۲) فارسی اسما اور پراکرتی الاصل افعال اپنے ہم جنس اسما کے ساتھ مل کر ہی نیرنگیاں نہیں دکھاتے بل کہ فارسی اسما کے امتزاج کے ساتھ مل کر بھی اپنی چھب دکھاتے ہیں اور خوب دکھاتے ہیں اس کی مثالیں یوں تو ہم آپ بھی تلاش کر کے پیش کر سکتے تھے بل کہ تلاش کرنے کی بھی کیا ضرورت تھی کہ ہمارے ارد گرد ہماری بول چال میں اس کی متعدد مثالیں موجود ہیں لیکن ہم نے یہی مناسب سمجھا کہ یہ تقسیم و ترتیب چوں کہ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی کی قائم کردہ ہے لہٰذا مثالیں بھی انھی کی پیش کردہ ہوں سو چند مثالیں دیکھیے:

"قدرت دھرنا، صفت کرنا، دم مارنا، نظر سٹنا، بال و پر سٹنا، بیزار ہونا، نفا (نفع) کھینچنا، جفا کھینچنا، بقا پانا، فنا کرنا، منا (منع) کرنا، خوب سننا، فریاد کرنا، داد دینا، آرائش دینا، پیدا کرنا، گزر ہونا، تمام ہونا، نفا (نفع

دینا)، ہویدا کرنا، روشنی پانا، تقسیم آنا، لاف کرنا، غلاف کرنا، رمز پانا، عیاں کرنا، نشان دھرنا، تیز کرنا، چیز کرنا، یادگار اچھنا، داد دینا، امداد کرنا، نفا (نفع) پانا، محظوظ ہونا، دعا کرنا، حج کرنا، مراد دینا، فیض انپڑنا، صفا پانا، اثر چڑھنا، حاجت ہونا، کیف کھانا، سلامت دینا، امید پانا، بنیاد اچانا، غرق ہونا، مانا (معنی) کھولنا، ایمان لانا، گرہ دینا، واجب آنا، حظ پانا، زبان کرنا، گنج کاڑنا۔" (۵۱)

ان میں سے بیش تر مرکب افعال فارسی کے مرکبات اور محاورات سے ماخوذ ہیں۔ مثلاً

"دم زدن (دم مارنا)، بیزار شدن (بیزار ہونا)، جفا کشیدن (جفا کھینچنا)، نفع کشیدن (نفع کھینچنا)، تمام شدن (تمام ہونا)، بیان کردن (بیان کرنا)، عیاں (عیاں کرنا)، فکر کردن (فکر کرنا)، تمیز (تمیز کرنا)، مراد دادن (مراد دینا)، حاجت بودن (حاجت ہونا)، غرق شدن (غرق ہونا)، گردہ دادن (گرد دینا)، واجب آمدن (واجب آنا)، برآمدن (بر آنا)، بسر آمدن (بسر آنا)، خوش آمدن (خوش آنا)، واشدن (وا ہونا)"۔ (۵۲)

اسما اور پراکرتی الاصل افعال کی بھی یوں تو بے شمار مثالیں دی جا سکتی ہیں لیکن اس ضمن میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے صرف ایک لفظ 'دل' سے متعلق چند مرکب افعال کی مثالیں پیش کر کے آپ نے یہ ثابت کیا ہے کہ اسی طرح ایک ایک لفظ سے متعلق متعدد مرکب افعال کا استعمال اردو میں کس قدر عام ہے:

"دل لگانا (عشق کرنا)، دل آنا (عاشق ہونا)، دل دینا (مبتلائے عشق کرنا)، دل لینا (کسی کو مبتلائے عشق کر لینا)، دل توڑنا (صدمہ پہنچانا)، دل ملانا یا ملنا (مانوس ہونا)، دل ڈوبنا (کسی صدمہ یا غم سے مضمحل ہونا)، دل جلانا (رنج یا صدمہ یا تکلیف پہنچانا)، دل پڑا ہونا (کسی فکر میں ہونا یا کسی کو یاد کرنا)، دل بڑھانا (ہمت افزائی کرنا)، دل مارنا (صبر و رضا کا عادی ہونا، قناعت کرنا)، دل دکھانا (رنج یا صدمہ پہنچانا)، دل باندھنا (مائل ہونا)"۔ (۵۳)

(۳) عربی اسما اور پراکرتی الاصل افعال

عربی اسما کے ساتھ پراکرتی الاصل افعال کی مثالیں اردو میں عام ہیں متقدمین کی تحریروں میں سے چند مثالیں ملاحظہ ہوں:

"قدرت دھرنا، صفت کرنا، حد پانا، سجدہ کرنا، نفع کھینچنا، بقا پانا، تمام ہونا، جمع کرنا، تقسیم آنا، نور بھرنا، تسلیم کرنا، تمیز کرنا، محفوظ ہونا، فاتحہ پڑھنا، حرام ہونا، فرض ہونا، واجب آنا، حضور ہونا"۔ (۵۴)

عہد حاضر میں بھی اس قسم کے مرکب افعال کا استعمال عام ہے: (مثالیں)

"استفسار کرنا، افتتاح کرنا، دعویٰ کرنا، رفع کرنا، دفع کرنا، یقین کرنا، یقین دلانا، علاج کرنا، دعا کرنا، قریبا ہونا، جمع ہونا، جمع کرنا، تفریق کرنا، ضرب دینا، ضرب لگانا، ضرب پہنچانا، تمام ہونا، تمام کرنا، شروع کرنا، سفر کرنا، سعی کرنا، غائب کرنا، غیبت کرنا، غلام ہونا، غلیظ کرنا، غلیظ ہونا، فصل ہونا، فصل کرنا، فیصلہ کرنا، فساد ہونا، فساد کرنا، فشار ہونا، فشار کرنا، کلام کرنا، یقین کرنا، یقین ہونا"۔ (۵۵)

(۴) عربی یا فارسی صفات اور پراکرتی الاصل افعال اردو میں عربی یا فارسی اسما کے علاوہ فارسی صفات اور پراکرتی الاصل افعال سے ترکیب پا کر وجود میں آنے والے مرکب افعال کی تعداد بھی کسی طور کم نہیں ہے۔

(۵) انگریزی اسما، اسمائے صفات اور افعال کے ساتھ پراکرتی الاصل افعال کا استعمال

برصغیر میں انگریزوں کی آمد کے ساتھ ہی اس قسم کے مرکب افعال وجود میں آنا شروع ہو گئے تھے۔ مغل حکومت کے خاتمے کے بعد اس قسم کے مرکب افعال کے بننے کا عمل تیز ہو گیا جس کے اثرات انیسویں صدی کے بہت سے لکھنے والوں کی تحریروں میں نظر آتے ہیں۔ تاہم اس کے اثرات تحریر سے کہیں زیادہ گفتگو میں نمایاں ہیں، مثلاً: چیک کیش کروانا، پینٹ کرنا، لیکچر دینا، نوٹ کرنا، نوٹس لینا، بزنس کرنا، سمن بھیجنا، ریڈ کرنا، اپیل کرنا، رٹ کرنا، فیس دینا، فوٹو لینا، سٹرائک کرنا، ایڈٹ کرنا، فکس کرنا، فٹ کرنا، انجکشن لگانا، ڈوز دینا، چالان کرنا، ڈرائیو کرنا، گیئر بدلنا، کلچ دبانا، لاگ ان ہونا، سائن آوٹ ہونا، آئی ڈی بنانا، میل بھیجنا، میل وصول کرنا، پاس ورڈ لکھنا، وغیرہ۔ غرض تحصیل علم میں انگریزی پر انحصار اکی وجہ سے ہر شعبۂ زندگی میں ان کا استعمال بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

مرکب افعال کی تقسیم کی مذکورہ بالا صورتوں کے علاوہ ان کی ایک اور طرح سے گروہ بندی کی جاسکتی ہے۔ یہ تو معلوم ہی ہے کہ مرکب افعال کی ایک صورت کے سوا تمام صورتیں پراکرتی الاصل افعال کے ساتھ مل کر وجود میں آئی ہیں لہٰذا انھیں الحاقی فعل یا امدادی فعل کی بنیاد پر تقسیم کر کے ان سے استفادے کی ایک نئی صورت پیدا کی جاسکتی ہے۔ مثلاً:

آنا:

آنکھ آنا، آنکھ بھر آنا، پھول آنا، ہوش آنا، بارش آنا، آنسو آنا، ہنسی آنا، غصہ آنا، عقل ٹھکانے آنا، قے آنا، عروج آنا، زوال آنا، نیند آنا، خواب آنا، دل آنا، دل بھر آنا۔

اٹھنا:

رعب اٹھنا / اٹھ جانا (ختم ہو جانا)، محفل سے اٹھنا، اعتبار اٹھنا، دنیا سے اٹھنا / اٹھ جانا (مر جانا)، پیسہ اٹھنا (خرچ آنا)۔

اٹھانا:

بار اٹھانا، ذمے داری اٹھانا، خرچ اٹھانا، فائدہ اٹھانا، پردہ اٹھانا، نفع اٹھانا، نقصان اٹھانا، حلف اٹھانا، قسم اٹھانا۔

کرنا:

سودا کرنا، ٹھیکا کرنا، صلح کرنا، سمجھوتا کرنا، تعجب کرنا، شروع کرنا، ختم کرنا، جادو کرنا، تعریف کرنا، برائی کرنا۔

کاٹنا:

فصل کاٹنا، رات کاٹنا، دن کاٹنا، پیٹ کاٹنا (بہت مشکل سے بچت کرنا)، جیب کاٹنا، بات کاٹنا، تنخواہ کاٹنا۔

کھانا:

قسم کھانا، دھوپ کھانا، دھوکا کھانا، شکست کھانا، سردی کھانا (ٹھنڈ لگ جانا)، غم کھانا، رشوت کھانا، ادھار کھانا، کوڑے کھانا، مار کھانا، ڈنڈے کھانا۔

کھولنا:

دروازہ کھولنا، آنکھیں کھولنا (حیران کر دینا)، راز کھولنا، تسمے کھولنا، گانٹھ کھولنا، تالا کھولنا، دل کھولنا (دل کھول کر رکھ دینا)۔

چلنا / چلانا:

کام چلنا / چلانا، زبان چلنا / چلانا، پیٹ چلنا (دست لگنا) (پیٹ چلتا ہے آنکھ آئی ہے ، دماغ چلنا، خط و کتابت چلنا، قانون چلنا،

(کسی مشین وغیرہ کا) ٹھیک چلنا، ہوا چلنا، (کاروبار کا) اچھا چلنا، بندوق چلنا، چال چلنا، وکالت چلنا، فیشن چلنا، خرچ چلنا / چلانا، گھر چلنا / چلانا، نام چلنا (مشہور ہونا)، سکہ چلنا، حساب سے چلنا (سوچ سمجھ کر خرچ کرنا)۔

چھوڑنا:

قیدی چھوڑنا، عادت چھوڑنا، دوست کو چھوڑنا، پیغام چھوڑنا، ترکہ چھوڑنا، زمین / مکان / جائیداد چھوڑنا (زمین، مکان چھوڑ کر مرنا)، سکول چھوڑنا، ملازمت چھوڑنا، ہمت چھوڑنا / حوصلہ چھوڑنا، امید چھوڑنا۔

دینا:

تباہ کر دینا، ضایع کر دینا، جگہ دینا، گالی دینا، الزام دینا، اجازت دینا، زبان دینا، جھاڑو دینا، دکھائی دینا، سنائی دینا، امتحان دینا، خرچہ دینا، دعا دینا، چندہ دینا، پانی دینا (کھیتوں، پودوں وغیرہ کو)، وقت دینا، ثبوت دینا، عزت دینا۔

لگنا:

سردی لگنا، گرمی لگنا، کام میں لگنا، پیسہ لگنا (کسی کام پر خرچ آنا)، چوٹ لگنا، اچھا لگنا، برا لگنا، آگ لگنا، پھل لگنا، پھول لگنا، دل لگنا، آنکھ لگنا، منہ لگنا، بھوک لگنا، پیاس لگنا، میٹھا / پھیکا / کڑوا لگنا۔

ہونا:

شرمندہ ہونا، مقدمہ ہونا، چالان ہونا، غصے ہونا، عام ہونا، خاص ہونا، مقروض ہونا، پریشان ہونا، بیمار ہونا، تاخیر ہونا، ختم ہونا، چوکنا ہونا، ہوشیار ہونا، غم ہونا، ڈر ہونا۔

ہارنا:

ہمت ہارنا، زندگی ہارنا، مقدمہ ہارنا، بحث ہارنا، جنگ ہارنا، مقابلہ ہارنا، دل ہارنا، رقم ہارنا (جوّے میں)، انعام ہارنا۔

ان تمام حقائق کو پیش کرنے اور مباحث کو سامنے لانے کا مقصد مرکب افعال کی اہمیت کو واضح کرنا اور اس سلسلے میں تحقیق و جستجو کے در وا کرنا ہے۔ کیوں کہ مرکب افعال اردو زبان کا حسن ہیں اور محاورات، جو کسی زبان کی جان ہوا کرتے ہیں کی بنیاد ہیں۔

حوالہ جات

1. ڈاکٹر گیان چند جین، تحقیق کا فن (لاہور، فکشن ہاوس، ۲۰۱۴) ص ۴۸۷
2. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات (لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷ء) ص ۷۱
3. نیر مولوی نور الحسن، نور اللغات (جلد دوم) (اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، طبع سوم، ۲۰۰۶) ص ۷۸
4. میر محمد تقی، کلیات میر (جلد اوّل)، مرتب: ظل عباس عباسی (نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، ۲۰۱۳) ص ۳۱۱
5. عبد الحق مولوی ڈاکٹر، قواعد اردو (لاہور، لاہور اکیڈمی، س ن) ص ۱۰۹
6. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ص ۷۵
7. ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی، جامع القواعد (لاہور، اردو سائنس بورڈ، طبع دوم، ۲۰۰۴) ص ۴۰۶
8. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ص ۷۱
9. امیر مینائی لکھنوی، صنم خانۂ عشق (دکن: امیر المطابع، ۱۳۳۹ھ) ص ۲۲۵
10. میرزا اسد اللہ غالب، دیوان غالب (بمبئی: اشاعت پبلی کیشنز، ۱۹۸۷ء) ص ۱۲۵
11. میرزا اسد اللہ غالب، خطوط غالب جلد دوم (لاہور: مجلس یادگار غالب پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۹) ص ۲۳۸
12. نواب مرزا خان داغ دہلوی، یادگارِ داغ، مرتب کلب علی خان فائق (لاہور: مجلس ترقی ادب، جون ۱۹۸۴) ص ۱۴۵
13. حسرت موہانی، کلیات حسرت (دہلی: کتابی دنیا، ۲۰۰۳ء) ص 223
14. میر محمد تقی، کلیات میر (جلد اوّل)، مرتب: ظل عباس عباسی، ص ۵۳۰
15. ایضاً ۲۴۶
16. نواب مرزا خان داغ دہلوی، یادگارِ داغ، مرتب: کلبِ علی خاں فائق, ص ۱۴۹
17. حکیم غلام مولی قلق، انتخاب قلق، مرتب امجد علی خان (لکھنو: اترپردیش اردو اکادمی، س ن) ص ۸۹
18. سید محمد خان رند، دیوان رند (گلشن عشق) (لکھنؤ، مطبع نامی منشی نول کشور، س ن) ص 131
19. جرأت، کلیات جرأت (جلد اول) ص مرتب: ڈاکٹر اقتدار حسین (لاہور، مجلس ترقی ادب، 1968ء) ص 163
20. ڈاکٹر مولوی عبد الحق، قواعد اردو (لاہور اکیڈمی، لاہور) ص ۱۰۹
21. ڈاکٹر شوکت سبزواری، اردو زبان کا ارتقا، (ڈھاکا، گہوارۂ ادب، طبع اوّل، جولائی ۱۹۵۶) ص ۲۹۲
22. میر بہادر علی حسینی (مولف)، قواعد زبان اردو (رسالہ گلِ کرِسٹ)، مرتب: خلیل الرحمن داؤدی، (لاہور، مجلس ترقی ادب، ۲۰۰۸) ص ۸۹
23. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ص ۷۵
24. میر بہادر علی حسینی (مولف)، قواعد زبان اردو (رسالۂ گلِ کرِسٹ)، مرتب: خلیل الرحمن داؤدی، ص ۷۵
25. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ص ۷۵
26. ایضاً ۷۶

27. میر بہادر علی حسینی (مولف)، قواعد زبان اردو (رسالۂ گل کرسٹ)، مرتب: خلیل الرحمن داؤدی، ص ۸۹،
28. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ص ۷۶
29. میر بہادر علی حسینی (مولف)، قواعد زبان اردو (رسالۂ گل کرسٹ)، مرتب: خلیل الرحمن داؤدی، ص ، ۸۹
30. ایضاً، ۸۹
31. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ص ۷۶
32. میر بہادر علی حسینی (مولف)، قواعد زبان اردو (رسالۂ گل کرسٹ)، مرتب: خلیل الرحمن داؤدی، ص ۸۹،
33. ڈاکٹر پی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات (لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۰۷) ص، ۷۷
34. ایضاً، ۷۷
35. میر بہادر علی حسینی (مولف)، قواعد زبان اردو (رسالۂ گل کرسٹ)، مرتب: خلیل الرحمن داؤدی، ص ۸۹،
36. ڈاکٹر پی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات، ص، ۷۲
37. ایضاً، ۷۲
38. میر محمد تقی، کلیات میر (جلد اوّل)، مرتب: ظل عباس عباسی، ص ۱۸۵
39. ڈاکٹر گوپی چند نارنگ، اردو زبان اور لسانیات ، ص ۷۳
40. مرزا خلیل احمد بیگ، اردو زبان کی تاریخ (علی گڑھ، ایجوکیشنل بک ہاوس، ۲۰۱۰ء) ص، ۲۰۳
41. برجموہن دتاتریہ کیفی، کیفیہ (کراچی، انجمن ترقی اردو پاکستان، ۱۹۵۰) ص، ۱۶۱
42. ایضاً، ۱۶۹
43. ایضاً، ۱۶۹، ۱۷۰
44. ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی، جامع القواعد، ص، ۴۰۶
45. ایضاً، ۴۰۶
46. ایضاً، ۴۰۷
47. ایضاً، ۴۰۸
48. ایضاً، ۴۰۷
49. ایضاً، ۴۰۷
50. ایضاً، ۴۰۷، ۴۰۸
51. ایضاً، ۴۰۸، ۴۰۹
52. ایضاً، ۴۰۹
53. ایضاً، ۴۰۹، ۴۱۰
54. ایضاً، ۴۱۰
55. ایضاً، ۴۱۱

References

1. Gian Chand Jain. *Tehqeeq Ka Fun*. Lahore: Fiction House. 2014. P 487
2. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. Lahore: Sange Meel Publications. 2007. P 71
3. Nayyar, Noorulhassan, Molwi. *Noorul Lughat Vol.2*. Islamabad: National Book Foundation. 3rd Edition. 2006. P 78
4. Mir Muhammad Taqi. *Kulliyate Mir Vol.1*. Compiled by Zille Abbas Abbasi. New Delhi: Qaumi Council for Froghe Urdu Zaban. 2013. P 311
5. Abdul Haq, Molwi, Dr. *Qwaede Urdu.* Lahore: Lahore Academy. P 109
6. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 75
7. Siddiqui, Abul Lais, Dr. *Jamey ul Qwaed*. Lahore: Urdu Science Board. 2nd Edition. 2004. P 402
8. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 71
9. Lucknowi, Ameer Minai. *Sanam Khanae Ishq*. Deccan: Ameerul Matabey. 1339 AH. P 225
10. Ghalib,Asadullah, Mirza. *Diwane Ghalib*. Bombay: Ishaat Publications.1987. P 125
11. Ghalib,Asadullah, Mirza. *Khatoote Ghalib Vol 2.* Lahore: Majlis Yadgare Ghalib, Punjab University. A969. P 238
12. Dehlwi, Nawab Mirza Khan. *Yadgare Daagh*. Compiled by Kalab Ali Khan Faiq. Lahore: Majlis Taraqi Adab. June 1984. P 145
13. Hsrat. *Kulliyate Hasrat*. Delhi: Kitabi Duniya. 2003. P 223
14. Mir Muhammad Taqi. *Kulliyate Mir Vol.1*. Compiled by Zille Abbas Abbasi. P 530
15. Ibid. P 246
16. Dehlwi, Nawab Mirza Khan. *Yadgare Daagh*. Compiled by Kalab Ali Khan Faiq. P 149
17. Qalaq, Hakim Ghulam Mola. *Intikhabe Qalaq*. Compiled by Amjad Ali Khan. Lucknow: Uttar Perdesh Urdu Academy. P 89
18. Rind, Muhammad Khan, Syed. *Diwane Rind (Gulshane Ishq).* Lucknow: Matbaa Nami Munshi Naul Kishore. P 131
19. Jurrat. *Kulliyate Jurrat Vol 1*. Compiled by Dr. Iqtidar Hussain. Lahore: Majlis Taraqi Adab. 1968. P 163
20. Abdul Haq, Molwi, Dr. *Qwaede Urdu.* P 109
21. Sabazwari, Shokat, Dr. *Urdu Zaban Ka Irtiqa*. Dhaka: Gehwarae Adab. July 1956. P 292
22. Husaini, Mir Bahadur Ali. (Compiler) Qwede Zabane Urdu (Risalae Guilchrist) compiled by Khaliur rehman Dawoodi. Lahore: Majlis Taraqi Adab. 2008. P 89
23. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 75
24. Husaini, Mir Bahadur Ali. (Compiler) Qwede Zabane Urdu (Risalae Guilchrist) compiled by Khaliur rehman Dawoodi. P 75
25. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 75
26. Ibid. P 76
27. Husaini, Mir Bahadur Ali. (Compiler) Qwede Zabane Urdu (Risalae Guilchrist) compiled by Khaliur rehman Dawoodi. P 75

28. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 76
29. Husaini, Mir Bahadur Ali. (Compiler) Qwede Zabane Urdu (Risalae Guilchrist) compiled by Khaliur rehman Dawoodi. P 89
30. Ibid
31. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 76
32. Husaini, Mir Bahadur Ali. (Compiler) Qwede Zabane Urdu (Risalae Guilchrist) compiled by Khaliur rehman Dawoodi. P 89
33. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 77
34. Ibid.
35. Husaini, Mir Bahadur Ali. (Compiler) Qwede Zabane Urdu (Risalae Guilchrist) compiled by Khaliur rehman Dawoodi. P 89
36. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 72
37. Ibid. P 72
38. Mir Muhammad Taqi. *Kulliyate Mir Vol.1*. Compiled by Zille Abbas Abbasi. P 185
39. Narang, Gopichand, Dr. *Urdu Zaban aur Lisaniyat*. P 73
40. Baig, Khalil Ahmad, Mirza. *Urdu zaban ki Tareekh*. Ali Garh: Educational Book House. 2010. P 203
41. Kaifi, Burjmohan Datatria. *Kaifia*. Karachi: Anjuman Taraqi Urdu. 1950. P 161
42. Ibid. P 169
43. Ibid. P 71, 169
44. Siddiqui, Abul Lais, Dr. *Jamey ul Qwaed*. P 406
45. Ibid. P 406
46. Ibid. P 407
47. Ibid. P 408
48. Ibid. P 407
49. Ibid
50. Ibid. P 407-8
51. Ibid. P 408-9
52. Ibid. P 409
53. Ibid. P 409-10
54. Ibid. P 410
55. Ibid. P 411